آیاتها ۵ ﴿ سورۃ القدر مکیۃ ۹۷ ﴾ رکوعھا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

إِنَّا أَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝١ وَمَا أَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝٢ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝٣ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ۝٤ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝٥

''بے شک ہم نے اس (قرآن) کو اتارا ہے شب قدر میں۔ اور آپ کچھ جانتے ہیں کہ شب قدر کیا ہے۔ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے۔ اترتے ہیں فرشتے اور روح (القدس) اس میں اپنے رب کے حکم سے ہر امر (خیر) کے لیے۔ یہ سراسر (امن و) سلامتی ہے۔ یہ رہتی ہے طلوع فجر تک''۔

ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۃ إِنَّا أَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام ابن ضریس، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے إِنَّا أَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ کی تفسیر میں کہا ہے کہ سارا قرآن کریم ایک ہی بار شب قدر میں اس ذکر سے نازل کیا گیا ہے جو رب العزت کے پاس ہے اور اسے آسمان دنیا میں بیت العزۃ میں رکھ دیا گیا۔ پھر بندوں کے کلام اور ان کے اعمال کے جواب میں جبرائیل امین علیہ السلام اسے لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حراء میں نازل ہونا شروع ہوئے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سارا قرآن کریم ہر لیلۃ القدر میں نازل فرمایا۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ فرمایا: شب قدر ہزار مہینوں کے عمل سے بہتر ہے۔

امام عبد الرزاق، فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، محمد بن نصر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ لَيْلَةُ الْقَدْرِ سے مراد لیلۃ الحکم (فیصلے کی رات) ہے۔(1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ لَيْلَةُ الْقَدْرِ میں عمل، صدقہ، نماز اور زکوٰۃ ہزار مہینوں کے اعمال سے افضل و بہتر ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عمرو بن قیس الملائی رحمہ اللہ سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ لَيْلَةُ الْقَدْرِ میں کیا جانے والا عمل ہزار مہینے میں کیے جانے والے عمل سے بہتر ہے۔(2)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 313، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 314

marfat.com

Marfat.com

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، محمد بن نصر اور ابن منذر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ تفسیر بیان کی ہے: لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ فرمایا: شب قدر ان ہزار مہینوں سے بہتر ہے جن میں شب قدر نہ ہو۔ اور تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ فرمایا: اس رات وہ سارے فیصلے کیے جاتے ہیں جو کام پھر اس رات کے آنے تک سال بھر میں ہوتے ہیں (1)۔ سَلٰمٌ ۛ هِيَ فرمایا: یہ ساری کی ساری برکت اور خیر ہے۔ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ طلوع فجر تک ایسا ہوتا رہتا ہے۔

امام مالک نے الموطا میں اور بیہقی رحمہما اللہ نے شعب الایمان میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ان تک یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے پہلے لوگوں کے اعمال دکھائے گئے یا ان میں سے جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی عمروں کو بہت کم محسوس کیا کہ وہ عمل کے لحاظ سے وہاں تک نہیں پہنچ سکیں گے جہاں تک دوسرے لوگ اپنی طویل عمروں کے سبب پہنچے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو شب قدر عطا فرمائی جو ہزار مہینے سے بہتر ہے۔(2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جو رات کو قیام کرتا تھا یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ پھر وہ دن کے وقت دشمنوں کے خلاف مشغول جہاد رہتا یہاں تک کہ شام ہو جاتی اور اس نے یہ عمل ہزار مہینے تک کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی: لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ کہ اس ایک رات کا قیام اس آدمی کے ہزار مہینے کے عمل سے بہتر ہے۔(3)

امام ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر فرمایا: جس نے ایک ہزار مہینے تک اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہتھیار پہنے رکھے۔ تو مسلمان یہ سن کر انتہائی متعجب ہوئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی کہ ایک شب قدر کا عمل ان ہزار مہینوں سے بہتر ہے جن میں اس آدمی نے فی سبیل اللہ ہتھیار اٹھائے رکھے۔(4)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت علی بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے چار آدمیوں کا تذکرہ کیا جنہوں نے اسی برس تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور آنکھ جھپکنے کی دیر بھی اس کی نافرمانی نہیں کی۔ اور وہ حضرت ایوب، حضرت زکریا، حضرت حزقیل بن عجوز اور حضرت یوشع بن نون علیہم السلام ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اس پر انتہائی متعجب ہوئے۔ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا: اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی امت نے اسی برس تک ان لوگوں کے عبادت کرنے پر انتہائی تعجب کیا ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر اور افضل شے نازل فرما دی ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیات پڑھیں: اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚۖ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ؕ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔ یہ اس سے بھی افضل ہے جس پر آپ نے اور آپ کی امت نے اظہار تعجب کیا ہے۔ تو رسول

1۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 46-445 (66-3662)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ موطا امام مالک، صفحہ 260، نور محمد اصح المطابع کراچی

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 314، دار احیاء التراث العربی بیروت

4۔ سنن کبریٰ از بیہقی، جلد 4، صفحہ 306، دار الفکر بیروت

marfat.com

Marfat.com

اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ لوگ بھی انتہائی خوش ہوئے۔

امام خطیب رحمہ اللہ نے تاریخ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے منبر پر بنی امیہ کو دیکھا۔ تو اس نے آپ کو غمگین کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ یہی وہ بادشاہ ہے جسے وہ درست پائیں گے اور پھر ساتھ ہی مذکورہ سورت نازل ہوئی۔

امام خطیب نے حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے بنی امیہ دکھائے گئے جو میرے منبر پر چڑھ رہے ہیں۔ تو یہ منظر مجھ پر انتہائی شاق اور گراں گزرا۔ تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ القدر نازل فرمائی۔

امام ترمذی اور آپ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے، ابن جریر، طبرانی، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں یوسف بن مازن روای سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لینے کے بعد ایک آدمی اٹھا اور اس نے کہا تو نے مومنوں کے چہرے سیاہ کر دیئے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: تو مجھے نہ جھڑک، اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے بنی امیہ کو دیکھا کہ وہ آپ کے منبر پر خطبہ دے رہے ہیں۔ تو آپ کو یہ انتہائی ناگوار گزرا۔ تو اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ نازل ہوئی۔ یعنی اے محمد! ﷺ ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی۔ اور یہ جنت میں ایک نہر ہے۔ اور ساتھ ہی سورۃ القدر نازل ہوئی۔ اے محمد! ﷺ بنو امیہ آپ کے بعد اس کے مالک بنیں گے۔ حضرت قاسم نے کہا: پھر ہم نے شمار کیا تو ان کی حکومت ہزار مہینے تک رہی نہ ان میں ایک دن زائد بنتا ہے اور نہ ہی ایک دن کم۔(1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے مصنف میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لَیْلَةُ الْقَدْرِ سے مراد لیلۃ الحکم ہے۔ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ اور آپ کچھ جانتے ہیں لیلۃ الحکم کیا ہے۔

امام عبد الرزاق، ابن منذر، محمد بن نصر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ شب قدر کا عمل یا اس کے روزے اور اس کا قیام ایسے ہزار مہینوں سے بہتر اور افضل ہے جن میں شب قدر نہیں۔(2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں کسی دن کو کسی دن پر اور کسی رات کو کسی رات پر افضل نہیں جانتا۔ بجز لیلۃ القدر کے کیونکہ یہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ الرُّوْحُ سے مراد حضرت جبرائیل امین علیہ السلام ہیں۔ اور مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ کی تفسیر میں فرمایا: کسی ستارے کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ اس کے ساتھ اس رات میں رجم کیا جائے یہاں تک کہ صبح ہو جائے۔

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، محمد بن نصر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ سَلٰمٌ ۛ هِیَ کا معنی ہے کہ یہ محفوظ اور سلامتی والی ہے۔ کوئی شیطان یہ طاقت نہیں رکھتا کہ وہ

1۔ سنن ترمذی، جلد 2، صفحہ 171، وزارت تعلیم اسلام آباد

2۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 446 (3665)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

اس میں کوئی برا عمل کرے یا اس میں کوئی تکلیف دہ عمل کرے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس طرح پڑھتے تھے: مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ۔(1)

امام سعید بن منصور اور ابن المنذر رحمہما اللہ نے حضرت منصور بن زاذان رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ سورج کے غروب ہونے کے وقت سے لے کر فجر طلوع ہونے تک فرشتے اترتے رہتے ہیں۔ وہ ہر مومن کے پاس سے گزرتے ہیں اور کہتے ہیں "السلام علیك یا مومن" اے مومن! تجھ پر سلام ہو۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے سَلٰمٌ کے تحت فرمایا: جب شب قدر آتی ہے تو ملائکہ اپنے پروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی جانب سے رحمت و سلامتی لے کر نماز مغرب کے وقت سے لے کر طلوع فجر تک مسلسل اترتے رہتے ہیں۔

امام محمد بن نصر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس رات سرکش جن اور شیاطین اور جنات میں سے عفاریت اوپر کی جانب چڑھتے ہیں اور اس میں تمام آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور اس رات اللہ تعالیٰ ہر توبہ کرنے والے کی توبہ کو قبول فرماتا ہے۔ تو اسی لیے فرمایا: سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ فرمایا: یہ سلسلہ غروب آفتاب سے لے کر طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔

امام محمد بن نصر رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ ان سے شب قدر کے بارے سوال کیا گیا کیا یہ کوئی ایسی شے ہے جو تھی اور چلی گئی ہے یا ہر سال میں ہوتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: بلکہ یہ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لیے ہے جب تک ان میں سے دو بھی باقی رہیں گے۔

امام دیلمی رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کو شب قدر عطا فرمائی ہے اور ان سے پہلے کسی کو یہ عطا نہیں فرمائی۔(2)

امام عبد بن حمید نے عبد اللہ بن مکانس مولی معاویہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ان کا گمان ہے کہ لیلۃ القدر اٹھالی گئی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: جس نے یہ کہا اس نے جھوٹ بولا۔ میں نے پوچھا: کیا ہر رمضان المبارک میں اسے تلاش کروں؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں۔ پھر میں نے کہا: لوگوں کا گمان ہے کہ جمعۃ المبارک کے دن آنے والی وہ ساعت جس میں مسلمان جو بھی دعا مانگتا ہے وہ قبول کر لی جاتی ہے وہ ساعت اٹھالی گئی ہے۔ انہوں نے فرمایا: جس نے یہ کہا اس نے جھوٹ بولا۔ پھر میں نے پوچھا کیا ہر جمعہ کے دن میں اس ساعت کو تلاش کروں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ان سے شب قدر کے بارے پوچھا گیا کیا وہ ہر رمضان میں آتی ہے؟(3) اور ابن مردویہ کے الفاظ ہیں: کیا یہ رمضان میں ہوتی ہے؟ تو آپ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 315، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ الفردوس بماثور الخطاب، جلد 1، صفحہ 173 (647)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 313

marfat.com

Marfat.com

نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کے یہ ارشادات نہیں سنے: اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ اور شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ فِيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ (البقرہ: 185) (رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا)

امام ابوداؤد اور طبرانی رحمہما اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے شب قدر کے بارے استفسار کیا گیا اور میں سن رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ہر رمضان میں ہوتی ہے۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ (3)

امام ابن ابی شیبہ، ابن جریر، محمد بن نصر اور ابن مردویہ نے ذکر کیا ہے کہ تم شب قدر کو آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ (4)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت الفلتان بن عاصم رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں نے لیلۃ القدر کو دیکھا پھر اسے بھول گیا۔ پس تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (5)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابوظبیان رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وہ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت حضور نبی کریم ﷺ بڑی تیزی کے ساتھ ان کی طرف تشریف لائے۔ یہاں تک کہ آپ کی سرعت کے سبب ہم گھبرا گئے۔ تو جب آپ ہمارے پاس آ کر رکے پھر سلام فرمایا اور کہا: میں تمہاری جانب انتہائی تیز رفتاری سے آیا، تا کہ تمہیں شب قدر کے بارے اطلاع کروں۔ لیکن میرے اور تمہارے درمیان جو فاصلہ تھا اس دوران میں اسے بھول گیا۔ البتہ تم اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔

امام احمد، ابن جریر، محمد بن نصر، بیہقی اور ابن مردویہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ذکر کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے شب قدر کے بارے پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہے۔ وہ کسی طاق رات میں ہوتی ہے، اکیسویں رات یا تیئیسویں رات یا پچیسویں رات یا ستائیسویں رات یا انتیسویں رات یا پھر رمضان المبارک کی آخری رات میں۔ جس نے ایمان و اخلاص کے ساتھ اس رات قیام کیا اس کے سابقہ گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی اور اس کی علامات میں سے یہ ہے کہ یہ رات انتہائی راحت بخش، صاف، پرسکون اور خاموش ہوتی ہے، نہ زیادہ گرم ہوتی ہے اور نہ زیادہ ٹھنڈی۔ اس میں چاند روشن ہوتا ہے۔ اس رات صبح تک کسی ستارے کے لیے ٹوٹنے کی اجازت نہیں ہوتی اور اس کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی صبح کو سورج طلوع ہوتا ہے اور اس کی شعائیں نہیں ہوتیں۔ وہ بالکل برابر ہوتا ہے گویا کہ وہ چودھویں رات کا چاند ہے اور اللہ تعالیٰ نے شیطان پر حرام قرار دیا ہے کہ اس دن وہ اس کے ساتھ نکلے۔

1۔ سنن ابوداؤد، جلد 1، صفحہ 197، نور محمد اصح المطابع کراچی
2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 327 (9542)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
3۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 325 (9525)
4۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 324 (9510)
5۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 325 (9527)

marfat.com

Marfat.com

امام ابن جریر نے تہذیب میں اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے اس رات کو دیکھا ہے۔ یہ آخری عشرہ کی کسی طاق رات میں ہے اور یہ رات انتہائی پرسکون اور راحت بخش ہے۔ نہ گرم ہے اور نہ ہی سرد۔ اس میں چاند روشن ہوتا ہے اور اس میں شیطان ظاہر نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ فجر روشن ہو جاتی ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شب قدر کے بارے پوچھا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اسے جانتا تھا۔ لیکن پھر یہ میرے (ذہن) سے نکل گئی۔ بلاشبہ یہ رمضان المبارک میں ہے۔ سو تم اسے تلاش کرو اس رات میں جب کہ ابھی نو باقی ہوں یا سات باقی رہتی ہوں یا تین باقی رہتی ہوں (یعنی اکیسویں، تیسویں اور ستائیسویں رات) اور اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کی صبح سورج طلوع ہوتا ہے اور اس کی شعاعیں نہیں ہوتیں۔ اور جس نے سال بھر قیام کیا، اس نے اسے پا لیا۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن زنجویہ اور ابن نصر رحمہما اللہ نے حضرت ابو عقرب الاسدی رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر میں آئے۔ اور ہم نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے، پس میں نے ان سے سوال کیا۔ تو آپ نے ہمیں یہ بتایا کہ شب قدر نصف آخیر کی سات (راتوں) میں ہے۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس دن سورج بالکل سفید طلوع ہوتا ہے، اس کی کوئی شعاع نہیں ہوتی۔ پھر میں نے آسمان کی طرف دیکھا۔ تو وہ اسی طرح تھا جیسے مجھے بتایا گیا اور میں نے تکبیر بلند کی (یعنی اللہ اکبر کہا) (1)

امام ابن ابی شیبہ اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت اسود رحمہ اللہ کی سند سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ تم شب قدر کو اس رات میں تلاش کرو جب کہ سات راتیں ابھی باقی ہوں (یعنی تیئیسویں رات)۔ تم اسے تلاش کرو جب کہ نو ابھی باقی ہوں (یعنی اکیسویں رات) اور تم اسے تلاش کرو جب کہ ابھی گیارہ باقی ہوں (یعنی انیسویں رات)۔ چاند روشن ہوتا ہے۔ ہر دن کا سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے سوائے لیلۃ القدر کی صبح کے۔ کہ اس دن سفید طلوع ہوتا ہے اس کی شعاعیں نہیں ہوتیں۔ (2)

امام ابن زنجویہ اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس شب قدر کا ذکر کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مہینہ کتنا باقی ہے؟ ہم نے عرض کی بائیس دن گزر چکے ہیں اور آٹھ دن باقی ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بائیس دن گزر چکے ہیں اور سات باقی ہیں۔ تم شب قدر کو آج کی رات تلاش کرو۔ یہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔

امام ابن مردویہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم شب قدر کو تلاش کرو رمضان کی پہلی رات میں، نویں میں، گیارہویں میں، اکیسویں میں اور رمضان المبارک کی آخری رات میں۔

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 324 (9509)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
2۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 326 (9529)

marfat.com
Marfat.com

7B

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے شب قدر کے بارے فرمایا: بلاشبہ یہ آخری رات ہے۔

امام محمد بن نصر رحمہ اللہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم شب قدر کو رمضان المبارک کی آخری رات میں تلاش کرو۔

امام محمد بن نصر رحمہ اللہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ مجھے لیلۃ القدر کے بارے بتائیے۔ انبیاء علیہم السلام کے زمانے میں کون سی شے ہوتی ہے جس میں ان پر وحی نازل ہوتی ہے۔ اور جب ان کا وصال ہوا تو وہ اٹھالی گئی ہے یا وہ قیامت تک کے لیے ہے؟ تو آپ نے فرمایا: بلکہ وہ قیامت کے دن تک کے لیے ہے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ وہ رمضان المبارک کے کون سے ایام میں ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اسے پہلے عشرے میں اور آخری عشرے میں تلاش کرو۔ فرمایا: پھر رسول اللہ ﷺ نے کچھ بیان فرمایا اور میں نے آپ کی عدم توجہی (غفلت) غنیمت سمجھی اور کہا: یا رسول اللہ! ﷺ میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے خبر دیں گے یا جب تک آپ مجھے خبر نہ دیں کہ وہ کون سے عشرے میں ہے۔ تو آپ ﷺ مجھ پر اتنا شدید غصے ہوئے کہ اس کی مثل مجھ کبھی غصے نہیں ہوئے نہ اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد۔ اور فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ تمہیں اس پر مطلع فرما دیتا۔ تم اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔ اس کے بعد کسی شے کے بارے مجھ سے سوال نہ کرنا۔

امام بخاری، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق رات میں شب قدر کو تلاش کرو۔(1)

امام مالک، ابن ابی شیبہ، طیالسی، احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجہ، ابن جریر اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کے درمیان والے عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔ پس آپ ﷺ نے ایک سال اعتکاف کیا یہاں تک کہ جب اکیسویں رات تھی اور یہ وہی رات ہے جس میں آپ اپنے اعتکاف سے نکلتے تھے تو آپ نے فرمایا: جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ آخری عشرہ میں اعتکاف کرے۔ میں نے اس رات کو دیکھا ہے پھر مجھے وہ بھلا دی گئی ہے اور میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ میں اس کی صبح پانی اور مٹی (تر مٹی) میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پس تم اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو اور تم اسے ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس رات آسمان نے بارش برسائی۔ مسجد پر کھجور کی چھال پڑی ہوئی تھی اور مسجد ٹپک پڑی۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنی آنکھوں سے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اکیسویں کی صبح کو آپ ﷺ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور مٹی کا اثر تھا۔(2)

امام مالک، ابن سعد، ابن ابی شیبہ، احمد، مسلم، ابن زنجویہ، طحاوی اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن انیس رحمہ اللہ

1۔ صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 270، قدیمی کتب خانہ کراچی
2۔ ایضاً، جلد 1، صفحہ 271

marfat.com

Marfat.com

سے روایت کیا ہے کہ ان سے شب قدر کے بارے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا ہے: تم اسے آج کی رات تلاش کرو اور وہ رات تیئیسویں کی رات تھی۔ (1)

امام مالک اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت ابو النضر مولی عمر بن عبد اللہ بن انیس جہنی سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میرا گھر خاصا دور ہے۔ اس لیے مجھے ایک رات کے بارے حکم فرمایئے کہ میں اس میں حاضر ہوسکوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو رمضان المبارک کی تیئیسویں رات حاضر ہو۔ (2)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے ضمرہ بن عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے کہا: حضور نبی کریم ﷺ نے شب قدر کے بارے تیرے باپ کو کیا فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا: میرے والد بادیہ نشین تھے۔ انہوں نے کہا: میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ مجھے ایک رات کے بارے حکم فرمائیں جس میں میں حاضر ہو سکوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو تیئیسویں رات حاضر ہو۔ فرمایا: جب وہ واپس چلے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ (3)

امام مالک، امام بخاری، امام مسلم اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے شب قدر کو آخری سات راتوں میں دیکھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے خوابوں کو دیکھ رہا ہوں وہ آخری سات راتوں میں باہم موافق ہیں۔ پس جو شب قدر کو تلاش کرنا چاہے تو وہ اسے آخری سات میں تلاش کرے۔ (4)

امام ابن ابی شیبہ، احمد، عبد بن حمید، بخاری اور بیہقی نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ باہر تشریف لائے۔ آپ ہمیں شب قدر کے بارے کچھ خبر دینے کا ارادہ رکھتے تھے۔ لیکن مسلمانوں میں سے فلاں فلاں دو آدمی آپس میں جھگڑنے لگے تو اسے اٹھا لیا گیا۔ اور امید ہے کہ وہی تمہارے لیے بہتر ہو۔ پس تم اسے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو (اس سے مراد انتیسویں، ستائیسویں اور پچیسویں کی رات ہے)(5)

امام طیالسی اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ یہ چاہتے تھے کہ اپنے صحابہ کرام کو لیلۃ القدر کے بارے بتائیں۔ لیکن دو آدمی باہم جھگڑنے لگے، اور آپ یہ چاہتے تھے کہ اپنے صحابہ کرام کو لیلۃ القدر کے بارے بتائیں۔ لیکن دو آدمی باہم جھگڑنے لگے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس ارادہ کے ساتھ نکلا تھا کہ تمہیں شب قدر کے بارے اطلاع دوں۔ تو دو آدمی آپس میں لڑ پڑے۔ تو وہ مجھ سے نکل گئی۔ پس تم اسے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ یعنی اس رات میں جب کہ ابھی نو باقی ہوں یا اس میں جب کہ ابھی سات باقی ہوں یا

1۔ صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 370، قدیمی کتب خانہ کراچی
2۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 326 (3675)، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ ایضاً، (3675)
4۔ صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 270، قدیمی کتب خانہ کراچی
5۔ ایضاً، جلد 1، صفحہ 271

marfat.com

Marfat.com

اس میں جب کہ ابھی پانچ باقی ہوں (مراد اکیسویں، تیئسویں اور پچیسویں کی رات ہے) (1)

امام بخاری، ابوداؤد، ابن جریر اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ اس رات میں جب کہ ابھی نو باقی ہوں اور اس میں جب کہ سات باقی ہوں اور اس میں جب کہ پانچ باقی ہوں۔ (2)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اسے آخری عشرہ کی نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

طیالسی، ابن ابی شیبہ، احمد، عبد بن حمید، ترمذی اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، نسائی، ابن جریر، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی نے عبدالرحمٰن بن جوشن سے یہ نقل کیا ہے کہ میں نے ابوبکرہ کے پاس لیلۃ القدر کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے کہا: ہاں میں تو وہ ہوں جو اس حدیث کے بعد جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، شب قدر کو صرف آخری عشرہ میں تلاش کرتا ہوں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: تم اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو جب کہ ابھی نو باقی ہوں یا سات باقی ہوں یا تین باقی ہوں یا پھر آخری رات ہو۔ حضرت ابوبکر رمضان المبارک میں بیس رکعتیں اسی طرح پڑھتے تھے جس طرح سارے سال میں نماز پڑھاتے تھے۔ اور جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو پھر خوب مجاہدہ اور ریاضت کرتے تھے۔ (3)

امام احمد، مسلم، ابوداؤد اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت ابونضرہ رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ پس تم اسے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔ میں نے کہا: اے ابوسعید! بلاشبہ تم ہم سے زیادہ عدد کا علم رکھتے ہو۔ انہوں نے فرمایا: ہاں درست ہے۔ تو میں نے کہا: یہ نویں، ساتویں اور پانچویں کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب اکیسویں گزر جائے تو وہی وہ رات ہے جس کے پیچھے نو راتیں آتی ہیں۔ اور جب تیئس گزر جائیں تو وہی وہ رات ہے جس کے پیچھے سات آتی ہیں اور جب پچیس گزر جائیں تو وہی وہ رات ہے جس کے پیچھے پانچ آتی ہیں (یعنی تاسعہ، سابعہ اور خامسہ سے مراد بالترتیب اکیسویں، تیئسویں اور پچیسویں کی راتیں ہیں)۔ (4)

امام طیالسی رحمہ اللہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر چوبیس (رمضان المبارک) کی رات ہے۔

امام احمد، طحاوی، محمد بن نصر، ابن جریر، طبرانی، ابوداؤد اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر چوبیس کی رات ہے۔ (5)

1۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 327 (3679)، دارالکتب العلمیہ بیروت
2۔ صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 271، قدیمی کتب خانہ کراچی
3۔ سنن ترمذی، جلد 1، صفحہ 98، وزارت تعلیم اسلام آباد
4۔ صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 370، قدیمی کتب خانہ کراچی
5۔ مجمع الزوائد، جلد 3، صفحہ 409 (5044)، دارالفکر بیروت

marfat.com

Marfat.com

امام محمد بن نصر اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت عبدالرحمن بن عسلہ الصنابحی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے آنے سے پانچ راتیں قبل وصال فرما گئے۔ آپ ﷺ کا وصال ہوا اور اس وقت میں جحفہ میں تھا۔ اور میں آپ کے بہت سے صحابہ کرام کے پاس حاضر ہوا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے شب قدر کے بارے دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: وہ تیئسویں کی رات ہے۔

امام محمد بن نصر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو چوبیسویں کی رات میں تلاش کرو۔

امام طیالسی، ابن زنجویہ، ابن حبان اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزہ رکھا۔ تو آپ نے مہینے میں کسی رات ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا۔ یہاں تک کہ جب چوبیسویں کی رات آئی۔ جو باقی رہنے والی سات راتوں میں سے تھی تو آپ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ یہاں تک کہ رات کا تہائی حصہ گزرنے کے قریب ہو گیا۔ اور جب پچیسویں کی رات آئی تو آپ نے ہمیں کوئی نماز نہ پڑھائی۔ اور جب چھبیسویں کی رات آئی جو باقی رہنے والی سات راتوں میں سے تھی تو آپ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ یہاں تک کہ رات نصف سے زائد گزرنے کے قریب ہو گئی۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اگر آپ ہمیں رات کے بقیہ حصہ میں نفل پڑھا دیں؟ تو آپ نے فرمایا: نہیں۔ بلاشبہ جب آدمی امام کے ساتھ نماز پڑھ کر واپس لوٹتا ہے تو اس کے لیے رات کا قیام لکھ دیا جاتا ہے۔ پھر جب ستائیسویں کی رات آئی تو آپ نے ہمیں نماز نہ پڑھائی۔ پھر جب اٹھائیسویں کی رات آئی تو رسول اللہ ﷺ اور لوگ اکٹھے ہوئے اور آپ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ یہاں تک کہ قریب تھا کہ ہمارا سحری کا کھانا رہ جاتا۔ پھر مہینے کے کسی دن آپ نے ہمیں نماز (تراویح) نہیں پڑھائی۔ اس روایت میں الفلاح سے مراد سحور (سحری کا کھانا) ہے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ابن زنجویہ، عبد بن حمید، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن حبان، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت زر بن حبیش رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے شب قدر کے بارے پوچھا۔ میں نے کہا: بے شک آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو سال بھر قیام کرے گا وہ شب قدر کو پالے گا۔ پس انہوں نے قسم کھائی ہے کہ یہ استثناء نہیں کی جائے گی کہ شب قدر ستائیسویں کی رات ہے۔ میں نے کہا ابو منذر! آپ یہ کیونکر کہہ سکتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اس نشانی اور علامت کے سبب جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہے کہ اس دن صبح سورج طلوع ہوگا اور اس کی شعاعیں نہیں ہوں گی۔ اور ابن حبان کے الفاظ ہیں: وہ سفید ہوگا۔ اس کی شعاعیں نہیں ہوں گی۔ گویا کہ وہ ایک طشت ہے۔(2)

امام محمد بن نصر، ابن جریر، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت عاصم رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مجھے حضور نبی کریم ﷺ

1۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 329 (3683)، دار الکتب العلمیہ بیروت　2۔ صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 370، قدیمی کتب خانہ کراچی

marfat.com
Marfat.com

کے (کبار) صحابہ کرام کے ساتھ بلاتے تھے اور فرماتے: ان کی گفتگو سے پہلے کلام نہ کرنا۔ پس آپ نے ایک بار انہیں دعوت دی اور ان سے پوچھا: شب قدر کے بارے رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کے بارے تمہاری کیا رائے ہے" تم اسے آخری عشرہ کی کسی طاق رات میں تلاش کرو" وہ کون سی رات ہو سکتی ہے؟ تو ان میں سے بعض نے کہا: وہ اکیسویں کی رات ہے۔ بعض نے کہا: وہ تیئسویں کی رات ہے۔ بعض نے کہا: پچیسویں کی رات ہے۔ اور بعض نے خیال ظاہر کیا کہ وہ ستائیسویں کی رات ہے۔ سو وہ کہتے رہے اور میں خاموش بیٹھا رہا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے کیا ہے۔ تو گفتگو نہیں کر رہا؟ تو میں نے جواباً عرض کی: آپ ہی نے تو مجھے حکم ارشاد فرمایا ہے کہ ان کے گفتگو کرنے سے پہلے میں کلام نہ کروں۔ تو پھر انہوں نے فرمایا: تجھے گفتگو کے لیے ہی تو بلا بھیجا ہے۔ تو پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: بلاشبہ میں نے سنا ہے اللہ تعالیٰ سات کا ذکر فرماتا ہے۔ پس اس نے سات آسمانوں اور انہی کی مثل سات زمینوں کا ذکر کیا ہے۔ اس نے انسان کو سات سے تخلیق فرمایا ہے اور زمین سے اگنے والی سات ہیں۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو ان کے بارے خبر ہے جنہیں میں جانتا ہوں، ان کے بارے کیا خیال ہے جنہیں میں نہیں جانتا؟ اور وہ زمین سے اگنے والی سات ہیں؟ تو میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ﴿٢٨﴾ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ﴿٢٩﴾ وَحَدَائِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾ وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ﴿٣١﴾ (عبس) (پھر اچھی طرح پھاڑا زمین کو، پھر ہم نے اگایا اس میں غلہ اور انگور اور ترکاریاں اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے باغات اور (طرح طرح کے) پھل اور گھاس) پس "حدائق غلبا" (گھنے باغات) یہ کھجوروں اور دیگر درختوں کے باغات ہیں۔ وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ﴿٣١﴾ (عبس) پس اب سے مراد وہ چارہ ہے جسے زمین اگاتی ہے اور جانور اور مویشی کھاتے ہیں۔ لیکن انسان اسے نہیں کھاتے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم ایسا کہنے سے عاجز ہو جس طرح اس بچے نے کہا ہے جس کی رائے ابھی مجتمع اور مضبوط نہیں۔ قسم بخدا! میں بھی وہی رائے رکھتا ہوں جو تو نے کہا ہے (یعنی ستائیسویں کی رات) حالانکہ میں نے خود تجھے حکم دیا ہے کہ ان کے ساتھ گفتگو نہ کرنا۔ (1)

امام عبد الرزاق، ابن راہویہ، محمد بن نصر، طبرانی اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب النبی ﷺ کو بلایا اور ان سے لیلۃ القدر کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے اس پر اتفاق کیا کہ شب قدر آخری عشرہ میں ہے۔ تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں یقیناً جانتا ہوں اور میرا غالب گمان ہے کہ وہ وہی رات ہے۔ تو انہوں نے کہا: وہ کون سی رات ہے؟ میں نے کہا: ساتویں رات جو آخری عشرہ سے باقی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے یہ کہاں سے جانا؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے سات آسمان، سات زمینیں اور سات دن تخلیق فرمائے۔ بے شک زمانہ سات میں گردش کرتا ہے، انسان سات سے پیدا ہوا ہے اور سات سے کھاتا ہے اور سات اعضاء پر سجدہ کرتا ہے، بیت اللہ شریف کا طواف سات چکر ہیں اور رمی جمار بھی سات کنکریوں سے ہوتا ہے۔ اسی طرح کی کئی چیزوں کو ذکر کیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بالیقین تو نے اس معاملے کو سمجھ لیا ہے جسے ہم

1۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 330 (3686)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

نے نہیں سمجھا اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس قول میں '' اور وہ سات سے کھاتا ہے'' میں یہ اضافہ کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۙ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا (عبس) الآیہ۔(1)

امام ابن سعد اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت سعد بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو قریب بٹھاتے تھے۔ اور صحابہ کرام میں سے بعض لوگ ایسے تھے جو اپنے دلوں میں اسے محسوس فرماتے تھے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج میں تمہیں ایک ایسی شے دکھاؤں گا جس سے تمہیں اس کی فضیلت کا علم ہو جائے گا۔ چنانچہ آپ نے صحابہ کرام سے سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے جواباً کہا: یہ ہمارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے جب وہ لوگوں کو اسلام کی طرف تیزی سے بڑھتے ہوئے اور اس میں داخل ہوتے ہوئے دیکھیں تو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کریں اور اس سے استغفار کریں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تجھے کیا ہے کہ تم گفتگو نہیں کر رہے؟ تو انہوں نے کہا: میں تو اس سے یہ جانتا ہوں کہ آپ کا وصال کب ہوگا۔ فرمایا اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا۔ پس یہی آپ کے وصال کی علامت ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں عمر کی جان ہے میں بھی اس سے وہی سمجھتا ہوں جو تو سمجھا ہے۔ فرمایا: پھر آپ نے ان سے شب قدر کے بارے پوچھا تو ان میں سے اکثر نے اس کے بارے یہ کہا: ہم یہ خیال کرتے تھے کہ وہ درمیان والے عشرہ میں ہے۔ پھر ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ آخری عشرہ میں ہے۔ ان میں سے اکثر نے یہی کہا۔ تو ان میں سے بعض نے کہا: اکیسویں کی رات۔ بعض نے کہا تیئسویں کی رات اور بعض نے کہا ستائیسویں کی رات۔ تو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس! تجھے کیا ہے تو گفتگو نہیں کر رہا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تحقیق ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن میں تجھ سے تیرے علم کے بارے سوال کر رہا ہوں۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وہ وتر کو پسند کرتا ہے۔ اس نے سات آسمانوں کو پیدا کیا اور دنوں کی تعداد کو سات بنایا اور بیت اللہ شریف کے طواف کے سات چکر بنائے۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی کے چکر بھی سات ہیں اور رمی جمار بھی سات ہیں۔ انسان کو سات سے پیدا کیا اور اس کا رزق بھی سات سے بنایا۔ تو انہوں نے کہا: انسان کیسے سات سے پیدا کیا گیا اور کس طرح اس کا رزق سات سے بنایا گیا تو نے اس سے ایسی شے کو سمجھا ہے جسے میں نہیں سمجھ سکا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۠ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۭ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝ (المومنون) پھر اس کے رزق کا ذکر کیا اور فرمایا ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۙ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۙ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۙ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۙ وَّحَدَاۗىِٕقَ غُلْبًا ۙ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۙ (عبس) پس اب سے مراد وہ چارہ ہے جو زمین نے

1۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 331 (87-3686)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

چوپاؤں کے لیے اگایا ہے۔ اور سات چیزیں بنی آدم کے لیے رزق ہیں۔ کہا واللہ اعلم۔ البتہ شب قدر کے بارے میں یہ رائے رکھتا ہوں کہ تین راتیں گزر چکی ہوں اور سات ابھی باقی ہوں (اس سے مراد تیئسویں کی رات ہے)۔

امام ابونعیم رحمہ اللہ نے الحلیہ میں حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مہاجرین صحابہ کرام کی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تو انہوں نے شب قدر کا ذکر کیا۔ تو ان میں سے بعض نے اس کے بارے گفتگو کی جو اس کے متعلق سن رکھی تھی اور ان میں اس کے بارے باہم گفتگو ہوتی رہی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس! تجھے کیا ہوا ہے کہ تو خاموش ہے اور گفتگو نہیں کر رہا؟ تو بھی کلام کر۔ کوئی شے تیرے لیے گفتگو سے مانع نہیں ہوگی۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تو میں نے کہا اے امیر المومنین! بلاشبہ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وہ وتر (طاق) کو ہی پسند فرماتا ہے۔ پس ایام دنیا کو بنایا کہ وہ سات کے عدد پر ہی گھومتے رہتے ہیں۔ اور انسان کو سات سے پیدا فرمایا۔ ہمارے اوپر سات آسمان بنائے اور ہمارے نیچے سات زمینیں تخلیق فرمائیں اور سبع مثانی (سورۃ الفاتحہ کی سات آیات) عطا فرمائی۔ اور اپنی کتاب میں سات قرابت داروں کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرمایا۔ اور اپنی کتاب میں میراث کو سات (حصص) پر تقسیم فرمایا۔ اور ہم اپنے جسم کے سات اعضاء پر سجدہ کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ معظمہ کا طواف سات بار کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سات بار سعی کی۔ اور جمرات پر سات کنکریوں کے ساتھ رمی کی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ میں شب قدر کو رمضان المبارک کی آخری سات راتوں میں دیکھتا ہوں۔ واللہ اعلم۔ فرمایا: پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھک گئے اور فرمایا: اس مسئلہ میں میرے ساتھ کسی نے موافقت نہیں کی بجز اس غلام (بچے) کے جس کے سر کی کھوپڑی کا جوڑ ابھی مکمل نہیں ہوا۔ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم شب قدر کو آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ پھر فرمایا: اے لوگو! ابن عباس کے بیان کرنے کی طرح کون اسے بیان کر سکتا ہے (یعنی کون اس گہرائی تک پہنچ سکتا ہے)۔ (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم شب قدر کو ستائیسویں کی رات کو تلاش کرو"۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت زر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ان سے لیلۃ القدر کے بارے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کئی لوگ اس میں شک نہیں کرتے تھے کہ شب قدر ستائیسویں کی رات ہے۔ (2)

امام ابن نصر اور ابن جریر رحمہما اللہ نے تہذیب میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم شب قدر کو رات کے آخر میں تلاش کرو"۔

1۔ حلیۃ الاولیاء، جلد 1، صفحہ 317، مطبعۃ السعادۃ مصر

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 324 (9514)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

marfat.com
Marfat.com

امام ابن ابی شیبہ، طبرانی، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں آیا اور میں رمضان میں سو گیا۔ تو مجھے کہا گیا: بے شک آج کی رات تو شب قدر ہے۔ پس میں اٹھ کھڑا ہوا اور اونگھنے لگا۔ سو میں نے رسول اللہ ﷺ کے خیمے کی رسی کو پکڑا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے اس رات میں غور کیا تو وہ ستائیسویں کی رات تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بے شک ہر روز شیطان سورج کے طلوع ہونے کے ساتھ نکلتا ہے بجز شب قدر کے۔ اس دن سورج بالکل سفید طلوع ہوتا ہے اس کی شعاعیں نہیں ہوتیں۔(1)

امام محمد بن نصر اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا: ہم نے رمضان المبارک کی تیئیسویں رات کے تیسرے حصہ تک رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قیام کیا۔ پھر پچیسویں رات کو نصف رات تک آپ کے ساتھ قیام کیا۔ پھر ہم نے ستائیسویں رات آپ ﷺ کے ساتھ قیام کیا۔ یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہوا کہ ہم فلاح نہیں پا سکتے اور فلاح سے مراد سحری کا کھانا ہے۔ اور تم لیلۃ سابعہ تیرھویں رات کو کہتے ہو اور ہم لیلۃ سابعہ ستائیسویں رات کو کہتے ہیں۔ کیا ہم زیادہ صحیح اور درست ہیں یا تم؟(2)

محمد بن نصر نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم شب قدر کو رمضان المبارک کے مہینے میں سے باقی رہنے والے دس دنوں میں تلاش کرو یعنی پچیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں رات میں۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے تاریخ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے شب قدر کے بارے پوچھا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: بلاشبہ میرا رب سات کو پسند کرتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا وَ لَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ (الحجر:87) امام بخاری نے فرمایا: اس کی سند محل نظر ہے۔

امام طیالسی، احمد اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے شب قدر کے بارے فرمایا: بے شک یہ ستائیسویں یا انتیسویں کی رات ہے۔ اس رات زمین پر فرشتے سنگریزوں کی تعداد سے زیادہ ہوتے ہیں۔

امام محمد بن نصر رحمہ اللہ نے حضرت ابو میمون رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہ شب قدر ستائیسویں یا انتیسویں کی رات ہے اور اس میں فرشتے آسمان کے ستاروں کی تعداد سے زیادہ اترتے ہیں۔ اور یہ وہم ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول میں یہ ہے کہ چوبیسویں کی رات شب قدر ہے۔

امام محمد بن نصر، ابن جریر، طبرانی اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ میں بہت بوڑھا آدمی ہوں مجھ پر قیام کرنا مشکل ہوتا ہے۔ پس

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 325 (9523)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ مستدرک حاکم، جلد 1، صفحہ 607 (1608)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

آپ مجھے ایک رات کے بارے میں فرمادیجئے تا کہ اللہ تعالیٰ میرے اس رات کے قیام کو لیلۃ القدر کے موافق کردے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر ستائیسویں رات کا قیام لازم ہے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ، ابن منیع، بخاری نے تاریخ میں، طبرانی، ابوالشیخ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت حوہ العبدی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے شب قدر کے بارے پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا: یہ سترہویں رات ہے۔ نہ تو اس میں شک کرے اور نہ کوئی استثناء کرے اور فرمایا: اسی رات قرآن کریم نازل ہوا اور اسی کا دن یوم الفرقان ہے جس دن دو لشکر باہم دست بگریبان ہوئے۔ حرث بن ابی اسامہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ شب قدر وہ رات ہے جس کے دن میں رسول اللہ ﷺ اہل بدر سے ملے (یعنی میدان بدر میں جنگ ہوئی)۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ (الانفال: 41) (اور اس پر جسے ہم نے اتارا اپنے (محبوب) بندہ پر فیصلہ کے دن جس روز آمنے سامنے ہوئے تھے دونوں لشکر)۔(2)

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ یہ سولہ یا سترہ کی رات ہے۔

امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، محمد بن نصر، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ تم شب قدر کو رمضان المبارک کے سترہ دن گزرنے کے بعد تلاش کرو۔ کیونکہ اسی رات کی صبح یوم بدر ہے جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ (الانفال: 41) یعنی وہ اکیسویں رات میں ہے یا تیئیسویں رات میں ہے کیونکہ وہ طاق رات میں ہی ہوگی۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا: تم شب قدر کو سترہ رمضان المبارک کی رات، اکیس کی رات اور تیئیسویں کی رات میں تلاش کرو۔ پھر آپ نے سکوت فرمایا۔

امام طحاوی رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے دریافت کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے نصف آخیر میں تلاش کرو۔ پھر لوٹ کر دوبارہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ تیئیسویں تک تلاش کرو۔

امام احمد اور محمد بن نصر رحمہما اللہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے دریافت کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا: یہ آخری دس راتوں میں ہے، یا تیئیسویں میں یا پچیسویں میں۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کو آخری عشرہ میں تلاش کرو یعنی اکیسویں رات میں جب کہ ابھی نو باقی ہوتی ہیں اور تیئیسویں میں جب کہ ابھی سات باقی ہوتی ہیں، پچیسویں میں جب کہ ابھی پانچ باقی ہوتی ہیں اور ستائیسویں میں جب کہ ابھی تین راتیں باقی ہوتی ہیں۔

امام عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ رحمہما اللہ نے حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ لیلۃ القدر آخری عشرے کی

1۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 332 (3688)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 333 (3692)

marfat.com

Marfat.com

ہر طاق رات میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لیلۃ القدر سترہ رمضان المبارک کے جمعہ کی رات ہے۔(2)

ابوالشیخ نے حضرت عمرو بن حویرث سے بیان کیا ہے کہ میری رائے یہ ہے کہ لیلۃ القدر سترہ رمضان کی لیلۃ الفرقان ہے۔

امام محمد بن نصر اور طبرانی رحمہما اللہ نے خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ بن ثابت سے اور انہوں نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ وہ رمضان المبارک کی تیئیسویں رات اور ستائیسویں رات شب بیداری کرتے تھے۔ لیکن وہ سترہ رمضان کی شب بیداری کی طرح نہ تھی۔ تو ان سے پوچھا گیا تم سترہ رمضان کی رات کیسے شب بیداری کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: بلاشبہ یہ وہ رات ہے جس میں قرآن نازل ہوا اور اس کی صبح حق اور باطل کے درمیان فرق کیا گیا۔(3)

امام محمد بن نصر رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے لیلۃ القدر کے بارے یہ روایت بیان کی ہے کہ تم لیلۃ القدر کو اس رات میں تلاش کرو جب کہ ابھی گیارہ راتیں باقی ہوتی ہیں اور اسی کی صبح یوم بدر ہے (اور اس رات میں تلاش کرو) جب کہ ابھی نو باقی ہوتی ہیں اور اس میں جب کہ ابھی سات باقی ہوتی ہیں۔ بے شک ہر روز شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے سورج طلوع ہوتا ہے سوائے شب قدر کی صبح کے۔ اس دن سورج طلوع ہوتا ہے اور اس کی شعاعیں نہیں ہوتیں۔

امام طیالسی، محمد بن نصر اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے اور بیہقی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کے بارے فرمایا: یہ رات انتہائی نفع بخش اور خوشگوار ہوتی ہے نہ گرم ہوتی ہے اور نہ ہی سرد۔ اس کی صبح سورج طلوع ہوتا ہے اور اس کی روشنی کمزور سرخ ہوتی ہے۔(4)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیلۃ القدر انتہائی اطمینان بخش اور فیاض رات ہے۔ اس کا سورج طلوع ہوتا ہے اور اس کی شعاعیں نہیں ہوتیں۔(5)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے تہذیب میں حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ شب قدر تمام کی تمام دس راتوں میں گھومتی رہتی ہے۔

امام بخاری، مسلم اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایمان کی حالت میں شب قدر کو قیام کیا اس کے سابقہ گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔(6)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کو جگاتے تھے اور اپنی چادر اٹھا لیتے تھے۔(7)

1۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 445 (3663)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 251 (8679)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

3۔ مجمع الزوائد، جلد 3، صفحہ 413 (5058)، دار الفکر بیروت

4۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 334 (3693)، دار الکتب العلمیہ بیروت

5۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 327 (9543)

6۔ صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 270، قدیمی کتب خانہ کراچی

7۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 327 (9594)

marfat.com

Marfat.com

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ آخری عشرہ میں انتہائی ریاضت اور محنت کرتے تھے کسی دوسرے عشرے میں آپ اتنی محنت نہیں کرتے تھے۔(1)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قسم بخدا! میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رمضان کے مہینہ میں قیام پر برانگیختہ کیا۔ تو کہا گیا: اے امیر المومنین! یہ کیسے ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے انہیں یہ بتایا کہ ساتویں آسمان میں حظیرہ ہے۔ اسے حظیرۃ القدس کہا جاتا ہے۔ اس میں ملائکہ ہیں۔ انہیں روح کہا جاتا ہے۔ اور ایک روایت میں ''روحانیون'' کے الفاظ ہیں۔ اور جب شب قدر آتی ہے تو وہ اپنے رب سے دنیا کی طرف نزول کی اجازت لیتے ہیں اور رب کریم انہیں اجازت عطا فرما دیتا ہے۔ تو وہ ہر اس مسجد کے پاس سے گزرتے ہیں جس میں نماز پڑھی جاتی ہے اور راستے میں جس کسی کی طرف توجہ کرتے ہیں، اس کے لیے دعا مانگتے ہیں اور ان کی جانب سے اسے برکت حاصل ہوتی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ابوالحسن! پس ہم لوگوں کو نماز پر برانگیختہ کریں گے تاکہ انہیں برکت حاصل ہو۔ سو آپ نے لوگوں کو قیام کا حکم فرمایا۔(2)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے مغرب اور عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی، یہاں تک کہ رمضان المبارک کا مہینہ اسی طرح گزر گیا تو اس نے لیلۃ القدر سے حظ وافر پالیا۔(3)

امام ابن خزیمہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان المبارک میں عشاء کی نماز باجماعت پڑھی، تحقیق اس نے لیلۃ القدر کو پا لیا۔(4)

امام ابن زنجویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جس کسی نے عشاء کی نماز رمضان المبارک میں جماعت کے ساتھ ادا کی۔ اس نے شب قدر کو پا لیا۔

امام مالک، ابن ابی شیبہ، ابن زنجویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے یہ قول روایت کیا ہے جو آدمی شب قدر کو عشاء کی جماعت میں حاضر ہوا۔ تو اس نے اس سے اپنا حصہ لے لیا۔(5)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جس کسی نے رمضان المبارک کے مہینے میں ہر رات عشاء کی نماز پڑھی یہاں تک کہ مہینہ گزر گیا۔ تو تحقیق اس نے اس کا قیام کیا۔(6)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ شب قدر کا دن اس کی رات کی طرح ہے اور اس کی رات اس کے دن کی مثل ہے۔(7)

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 327 (9548)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 337 (3697)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 340 (3707)

4۔ ایضاً (3706)

5۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 339 (3704)

6۔ ایضاً، (3705)

7۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 252 (8693)

marfat.com

Marfat.com

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حسن بن الحر رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ شب قدر کے دن کا عمل (درجہ میں) اس کی رات میں عمل کرنے کی طرح ہے۔

امام احمد، ترمذی اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، نسائی، ابن ماجہ، محمد بن نصر اور بیہقی نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم اگر مجھے لیلۃ القدر کا اتفاق ہو جائے تو میں کیا کہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس طرح کہہ ''اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ'' (1)

امام ابن ابی شیبہ، محمد بن نصر اور بیہقی رحمہم اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر میں لیلۃ القدر کو پہچان لوں تو میں اس میں اللہ تعالیٰ سے سوائے عافیت کے کچھ نہ مانگوں۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ نے ذکر کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر میں جانتی کہ لیلۃ القدر کون سی ہے تو اس میں میری اکثر دعا یہ ہوتی۔ میں اللہ تعالیٰ سے عفو اور عافیت کی التجا کرتی ہوں ''اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ''

امام بیہقی نے الشعب میں حضرت ابو یحییٰ بن ابی مرہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے رمضان المبارک کی ستائیسویں رات طواف کیا۔ تو میں نے ملائکہ کو دیکھا: وہ بڑی شدید گرمی میں تیزی کے ساتھ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے ہیں۔ (3)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے عبدہ بن ابی لبابہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے رمضان المبارک کی ستائیسویں رات سمندر کا پانی چکھا، تو وہ انتہائی شیریں اور میٹھا تھا۔ (4)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ایوب بن خالد رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں سمندر میں تھا اور میں رمضان المبارک کی تیئیسویں رات جنبی ہو گیا۔ تو میں نے سمندر کے پانی سے غسل کیا تو میں نے اسے انتہائی میٹھا اور خوشگوار پایا۔ (5)

امام ابن زنجویہ اور محمد بن نصر رحمہما اللہ نے حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: ہم اس رات کو کتابوں میں حطوط (انتہائی زیادہ گرانے والی) پاتے ہیں کیونکہ یہ گناہوں کو گرا دیتی ہے۔ ان کی اس سے مراد لیلۃ القدر ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لیلۃ القدر آتی ہے تو حضرت جبرائیل امین علیہ السلام ملائکہ کی ایک جماعت کے ہمراہ نزول فرماتے ہیں اور ہر اس بندے کے لیے دعا کرتے ہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو۔ اور جب ان کی عید کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ملائکہ پر اظہار فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے: اے میرے ملائکہ! کسی مزدور کی اجرت اور اس کے عمل کی جزاء کیا ہے؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! اس کی جزا یہ ہے کہ اس کی اجرت ادا کر دی جائے۔ تو رب کریم فرماتا ہے: اے میرے ملائکہ! میرے بندوں اور کنیزوں نے وہ فریضہ پورا کر دیا ہے جو میری طرف سے ان پر لازم تھا۔ پھر وہ چلا چلا کر میری بارگاہ سے دعا مانگنے کے لیے نکلے ہیں۔ میری عزت و جلال، میرے فضل و کرم اور میری رفعت و بلند مکانی کی قسم! میں ضرور بضرور ان کی دعا قبول

1۔ سنن ترمذی، جلد 2، صفحہ 190، وزارت تعلیم اسلام آباد
2۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 339 (3702)، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 332 (3689)
4۔ ایضاً (3690)
5۔ ایضاً (3691)

marfat.com

Marfat.com

فرماؤں گا۔ تو وہ فرماتا ہے: تم واپس لوٹ جاؤ۔ میں نے تمہاری مغفرت فرمادی ہے اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیا ہے۔ پس وہ واپس لوٹتے ہیں اس حال میں کہ ان کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے۔(1)

امام زجاجی رحمہ اللہ نے امالیہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: جب تم میں سے کسی کو کوئی حاجت پیش آ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی تلاش میں جمعرات کے دن صبح سویرے نکلے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا مانگی ''اے اللہ! جمعرات کے دن کی صبح میں میری امت کے لیے برکت رکھ دے'' ''اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا يَوْمَ الْخَمِيْسِ'' جب وہ اپنے گھر سے نکلے، تو اسے چاہیے کہ وہ سورہ العمران کی آخری آیات، سورۃ القدر اور ام الکتاب (سورۃ فاتحہ) پڑھ لے۔ کیونکہ ان میں دنیا اور آخرت کی تمام حوائج کی تکمیل ہے۔

امام احمد، ترمذی، محمد بن نصر اور طبرانی رحمہم اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی تین رکعتوں میں نو سورتیں پڑھتے تھے۔ ایک رکعت میں اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ، اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اور اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ دوسری رکعت میں وَالْعَصْرِ۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ اور اِنَّاۤ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ اور تیسری رکعت میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ۔ تَبَّتْ يَدَاۤ اَبِيْ لَهَبٍ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے۔(2)

حضرت محمد بن نصر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جس نے اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ پڑھی۔ تو یہ قرآن کریم کے چوتھائی کے برابر ہے۔ اور جس نے اِذَا زُلْزِلَتِ پڑھی تو یہ نصف قرآن کریم کے برابر ہے۔ اور قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ چوتھائی قرآن کریم کے برابر ہوتی ہے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن کریم کے برابر ہے۔

1۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 343 (3717)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ سنن ترمذی، جلد 1، صفحہ 61، وزارت تعلیم اسلام آباد

marfat.com

Marfat.com